# نقش آغاز!!

**یا ایہا الناس قد جاء کم الحق**

## بھارتی افواج کی صف بندی اور پاکستانی قوم کی خرمستیاں

۲۴۔ جنوری کو فارورڈ کہوٹہ میں ایک مسجد پر بھارتی افواج نے سرحد پار سے راکٹ سے حملہ کیا اور اس شرمناک اور بزدلانہ حملے کے نتیجے میں ۲۴۔ نمازی شہادت کے عظیم الشان درجے پر فائز ہوئے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**○۔ پھر اسی روز بھارت نے پرتھوی میزائل کا کامیاب تجربہ بھی کیا یہ سب تیاریاں' شرمناک کاروائیاں اور اشتعال انگیزیاں بھارت جس دلیری سے کر رہا ہے ظاہر ہے کہ یہ سب پاکستان کے خلاف اعلان جنگ اور کھلم کھلا چیلنج ہے گو کہ یہ تمام کاروائیاں کشمیر میں اپنی ناکامی اور اندرونی خلفشار سے عوام کی توجہ ہٹانے کی ایک ناکام کوشش ہے مگر پھر بھی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ان کاروائیوں کو سنجیدگی سے نہ لیں اور اس کو ایک معمولی سرحدی تنازعہ سمجھ کر درخور اعتنا نہ سمجھیں بلکہ ہمیں ٹھنڈے دل و دماغ سے ان واقعات کے پس منظر اور تناظر میں جانا چاہیئے اور اس سنگین معاملے کو انتہائی سنجیدگی اور متانت سے لینا چاہیے

دوسری طرف ہمارے ملک کے حکمران اور اپوزیشن اس نازک اور حساس موقع پر بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ کرتے ہوئے اور ملکی سرحدات سے بے خبر ہو کر ایک دوسرے ہی کے خلاف صف آراء اور مورچہ زن ہیں اور ان کی ساری توانائیاں اور کوششیں اس بات پر صرف ہو رہی ہیں کہ کس طرح سے ایک دوسرے کو کمزور ثابت کیا جائے یہ تو اپوزیشن اور حکومت کا حال ہے جب کہ ہماری قوم آج کل ورلڈ کپ کی خرامانیوں میں مصروف ہے اور حکمران اپنے عوام اور حکومتی مشینری کو ورلڈ کپ کی تیاریوں میں مستغرق رکھنا چاہتے ہیں پورے ملک کے ذرائع ابلاغ میڈیا اور اخبارات کھیل تماشے اور لہو و لعب کی ترغیب میں روز و شب مصروف ہیں اور اس کے علاوہ کھلاڑیوں کے لئے کروڑوں کے انعامات کے اعلانات کیے جا رہے ہیں **فیا للعجب و یا للاسف**

یہ اس قوم کا حال ہے جس کی سرحدات پر دشمن دستک دے رہا ہے اور پوری انڈیا کی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا گیا ہے اور خدانخواستہ کوئی بھی سنگین صورتحال ان دنوں واقع ہو سکتی ہے ملک کی سالمیت داؤ پر لگی ہوئی ہے اور حکمران جشن منانے میں مصروف ہیں

ے آ تجھ کو بتادوں میں تقدیر امم کیا ہے شمشیر و سنان اول طاؤس و رباب آخر

اور ادھر بزدل خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے اور لہو و لعب میں منہمک حکمران ہر قسم کی غیرت یا ملی حمیت ملی جوش و جذبہ اور احساس ذمہ داری سے عاری ہیں موجودہ حالات پر اس سے بہتر اور کیا تبصرہ ہو سکتا ہے کہ کہ "روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجا رہا ہے"

ع ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہو گا

۱۹۷۱ء میں جب انڈیا نے تمام اخلاقی اور بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کو پامال کرتے ہوئے پاکستان پر حملہ کیا تھا تو اس وقت کے حکمرانوں کا بھی یہی حال اور یہی شرمناک کردار تھا کہ ہمارے جرنیل یحییٰ خان محفل طرب آراستہ کیے ہوئے تھا جام و مینا سے مخمور اور ملکہ ترنم کے نغمات سے مدہوش تھا اور اس دفعہ تقریباً پھر وہی صورت حال بلکہ اس سے بھی بد تر حال ہے حکمرانوں کی ساتھ ساتھ پوری قوم کرکٹ کے ہنگاموں اور ڈھول تماشوں میں مصروف ہیں

؎ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

تو ہماری اس سلسلے میں حکمرانوں اور پاکستانی قوم سے درد دل کے ساتھ یہ گزارش ہے کہ یا تو ہنسی خوشی تسلیم اور رضا کے ساتھ بھارت کی بالادستی اور غلامی کو قبول کر لے یا پھر معذرت خواہانہ اور بزدلانہ رویہ اور نیمے بیروں نیمے دروں والی پالیسی ترک کرتے ہوئے دو ٹوک انداز میں انڈیا کا ہر چیلنج قبول کر لے اور ان برہمنوں اور پنڈتوں کو وہ تاریخی سبق دیا جائے جو کہ ہمارے اسلاف سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری احمد شاہ ابدالی نے انہیں دیا تھا اور بدی اور شر کی اس شیطانی قوت کے اتنے ٹکڑے کر دیے جائیں جیسے کہ سلطان محمود غزنوی نے سومنات بت کے کیے تھے

**وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ (الآیہ)**

ایک طرف بھارت اپنے جنگی جنون میں مبتلا رہتے ہوئے میزائلوں ہلاکت خیز راکٹوں ایٹمی ہتھیاروں کے کامیاب تجربے کرا رہا ہے اور جدید ترین اسلحے کے انبار لگا رہا ہے اور پاکستان کے سرحدات پر پرتھوی اور اگنی میزائل کی تنصیب میں مصروف ہے اور وادی کشمیر آج ان کی افواج کی درندگی سفاکی اور بربریت سے لالہ زار بنی ہوئی ہے دوسری طرف ہمارے حکمران اور قوم صرف ہڑتالوں جلسوں احتجاجی جلسوں اور پلے کارڈوں تک محدود ہے ہم پوچھتے ہیں کہ آیا ان ہڑتالوں اور جلسوں اور کشمیر کمیٹی کے اجلاسوں سے بھارت پر دباؤ پڑے گا؟ اور اس طریقے سے کیا کشمیر آزاد ہو جائیگا اگر ان ہڑتالوں اور قرار دادوں پر کوئی نتیجہ مرتب ہو سکتا تو اب تک فلسطین اور مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس کب کے آزاد ہو چکے ہوتے جس کے لیے کم و بیش نصف صدی سے ہڑتالیں جلسے اور جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نکلتا نظر نہیں آتا اور اگر ہمارے حکمران اور قوم اس خوش

فہمی میں مبتلا ہیں کہ انڈیا کے خلاف جنگ کی صورت میں ہماری مدد امریکہ یا چین یا کوئی اور بیرونی طاقت کرے گا تو یہ ہماری بھول ہے کیونکہ **ولن ترضی عنک الیہود و لا النصاری حتی تتبع ملتھم** اور **الکفر ملتہ واحدۃ** ۱۹۷۱ء میں بھی قوم کو یہ نوید سنائی جا رہی تھی کہ امریکہ بہادر کا ساتواں بحری بیڑہ ہماری مدد کے لیے بھیج رہا ہے لیکن آج ۱۹۹۶ء تک (یعنی پچیس سال) اس کا کوئی سراغ نہیں ملا

ع خدا کرے کہ قیامت ہو اور تو آئے

تو جب خود ہم اور ہماری قوم کو احساس بیداری نہ ہو اور اس کی رگ حمیت اور ملی غیرت نہ جاگے اور اس قوم کے خمیر و مزاج میں جو غفلت اور عزم و ہمت کے فقدان کا جو زہر بھر گیا ہے اور اغیار پر انحصار ان کا شعار بن گیا ہے تو اس صورت حال میں کیونکر کوئی دوسرا ملک یا خداوند کریم کی نصرت اس بد قسمت اور خوابیدہ قوم کے ساتھ شامل حال ہو گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم○**

سے خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت خود بدلنے کا

مگر شائد اس قوم نے اپنی قسمت کھیل تماشے ڈھول باجے رقص و سرود لہو و لعب اور دنیا بھر کے خرافات سے وابستہ کر لی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ موجودہ غیر اسلامی حکومت اس ملک کے سب سے اہم ادارہ افواج پاکستان میں امریکہ کے ایما پر جو کچھ گل کھلا رہی ہے اور فوج کی رہی سہی دینی حمیت اور سب سے اہم چیز جو کہ اسلامی سپرٹ ہے اس کو بھی ختم کرنے کے درپے ہے ایسے حالات میں جب کہ قوم کے ہر فرد کو جذبہ جہاد اور شوق و شہادت اور حب الوطنی کا درس دینا چاہیے تھا الٹا حکومت نے افواج پاکستان جیسی حساس ادارے کو بھی جس کا امتیازی نشان جہاد فی سبیل اللہ ہے سے دینی حمیت کی روح نکالنے کی مذموم کوشش میں مصروف ہے فالی اللہ المشتکی

۱۹۶۵ء میں جب افواج پاکستان نے اپنے سے کئی گنا زائد بڑی فوج کو شکست فاش دی تھی اور بہادری دلیری جاں سپاری کے وہ وہ مناظر دنیا کو دکھائے تھے کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی تھی ان سرفروشوں نے جو اپنے ساتھ بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کے آگے لیٹ جاتے تھے تو کونسا جذبہ تھا؟ وہ کون سی وارفتگی اور سرشاری کا عالم تھا وہ صرف اور صرف جذبہ جہاد تھا شوق شہادت تھا اور دین اسلام اور بنیاد پرستی اور حب الوطنی کا نشہ تھا تب ہی ہمیں کچھ کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں

ع سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے؟

آج ہم اس قوم کے لیے کہاں سے اور کس بازار سے جرات مومنانہ بہادری دینی ملی غیرت جیسی

جنس گراں بہا خرید کر لائیں تاکہ اس قوم کے اندر جہاد کا جذبہ ابھارا جا سکے ان کے لیے اپنے اسلاف کا سوز دروں اور دین پر مر مٹنے کا ولولہ کہاں سے لائیں؟ آج کشمیر کی بیٹیاں کسی محمد بن قاسم اور کسی خالد بن ولید کا انتظار کرتے کرتے مایوس ہو گئی ہیں

ع　حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

آج سرزمین ہند کے بسنے والے مسلمان کسی سلطان محمود غزنوی شہاب الدین غوری احمد شاہ ابدالی اور سلطان ٹیپو کی راہ تکتے تکتے تھک ہار گئے ہیں اور خود کو انہوں نے حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اے کاش آج حجاز کے صحرا نشینوں مکہ اور مدینہ کی خشک پہاڑیوں کے خاک نشینوں کے قافلے جن کی ٹھوکروں سے قیصرو کسریٰ کے تاج اچھلتے تھے

ع　ہم خاک نشینوں کے ٹھوکر میں زمانہ ہے

اور جن کے گھوڑوں کی ٹاپیں جزیرہ حجاز سے ایک بار اٹھیں تو پھر روم ایران اندلس اور شمالی افریقہ کے دور افتادہ جنگلوں' صحراؤں' سمندروں کو روندتے ہوئے گزر گئے تھے

ے　دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے　　　بحر ظلمات میں دوڑائے گھوڑے ہم نے

آج ایسی درخشندہ تاریخ اور ایسے اولوالعزم اکابر کی وارث قوم بزدل بن گئی ہے اور کن کن خرافات میں کھو گئی ہے؟ آج شاہجہانی مسجد کے گنبد و مینار ہمیں مدد کے لیے پکار رہے ہیں آج لال قلعے کے در و بام ہمیں صدائیں دے رہے ہیں کہ ہندوستان پر ایک ہزار سال تک حکمرانی کرنے والو کہاں رہ گئے ہو؟ آج بابری مسجد کا ٹوٹا ہوا منبر اور پیوند خاک محراب ہماری بے بسی اور بے کسی پر رو رہے ہیں آج کعبے کی بیٹیاں مرثیہ خواں اور نوحہ کناں ہیں مقبوضہ کشمیر کی خوں سے تربتر وادی میں ہر گھر اور ہر محلّہ جلیانوالہ باغ کا منظر پیش کر رہا ہے آج فارورڈ مسجد کے شہداء کی روحیں ورلڈ کپ کی انعقاد کی خوشی اور میلے میں مستغرق قوم کے شرمناک کردار کی وجہ سے قدسیوں کے محفل میں شرمندہ ہیں

ے　بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے　　　مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اور ع　کارواں بے حس ہے آواز درا ہو یا نہ ہو

**یا ایھا الذین منوا مالکم اذا قیل لکم انفرو فی سبیل اللہ اثا قلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ**

**(لہ دعوۃ الحق)**

راشد الحق سمیع　**۷ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ**